OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴿Journal of Islamic Studies﴾
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0102, PP: 129-136

صحتِ روایتِ ابن لہیعہ بطریق عبادلہ اور امام ابو حاتم کا منہج ایک تنقیدی جائزہ

The authenticity of Ibne Lahi'ah's narration through 'Abadilah and the methodology of Imam Abu Hatim: A critical Analysis

Published: 25-09-2021
Accepted: 26-08-2021
Received: 25-07-2021

Dr. Muhammad Imran
Assistant Professor, Shaykh Zayed Islamic University University of Peshawar
Email: m.imran.shams256@gmail.com

Dr. Abdul Qadir Abdul Wahid
Assistant Professor, Visiting International Islamic University Islamabad
Email: aqadiriiui@yahoo.com

Abstract

Hadith is a primary source of Islamic teachings only next to Quran therefore Muslim scholarship has taken scrutiny of veracity of Hadith along with its reference sources as vital. Important. They have taken up the critical inquiry of authenticity of Hadith minutely in their scholarly dissertations on the narrators of Hadith to the extent that the scholars have written books after books on the narrators of Hadith. Likewise Abd Allah b. Laeeaa's reported hadith have been scrutinized by various scholars like Abdul Ghani b. Saeed who is often cited to have said about Laeeaa that if the three famed Abadila have reported from him then his narrations are authentic. Likewise when Imam Abdur Rahman b. Abi Hatim asked about the said narrations from his father, Abu Hatim, he rejected them altogether despite the fact that they were reported by the three Abadila. In this article, Imam Abu Hatim's viewpoint shall be investigated as to whether any other leading hadith scholar agreed with him or it was his peculiar stance. It shall also be focussed as to on what grounds Imam Abu Hatim considers these narrations as unauthentic or weak in tradition.

Keyword:

اللہ جل شانہ نے حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی و رسول بنا کر بھیجا اور دین متین کو نعمت قرار دیتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ نعمت حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت پر تمام کر دی گئی جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ [1]

اس دین متین کی اتباع کو امت محمدیہ پر واجب قرار دیا گیا

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ [2]

اور اسی قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بار بار نبی کریم ﷺ پر اس دین متین کی تبلیغ کو واجب ٹھہرایا جس کے نتیجے میں نبی کریم ﷺ نے اس امانت کو بطریق احسن آگے پہنچایا۔

چونکہ قرآن کریم کی بقاء ابد تک قرار دی گئی ہے اور اس میں بیان کردہ شریعت ہمیشہ کے لئے ابدی ٹھہرائی گئی ہے اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو متعدد احادیث میں اس بات کا حکم دیا کہ اس کی تبلیغ و اشاعت کریں، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور بعد میں آنے والی امت نے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کے نتیجے میں قرآن و سنت کی اشاعت و تبلیغ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، اور حد درجہ احتیاط کے ساتھ آنے والی نسلوں کو قرآن واحادیث نبویہ منتقل کرتے رہے، تاہم اس سب کے باوجود چونکہ انسان نسیان سے عبارت ہے اور غلطی اس کا خاصہ ہے، جس کے نتیجے میں لازمی طور سے صدق یا کذب کا احتمال برابر رہتا ہے، چونکہ احادیث نبویہ قرآن کے بعد تشریعی امور کے لئے مصدر ثانی کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا اس بات کی اشد ضرورت ہر زمانہ میں رہی ہے کہ احادیث نبویہ میں کسی قسم کی غلطی یا بھول چوک نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی ایسا قول در آئے جو کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہی نہ ہو، چاہے وہ بھول سے ہو یا قصداً عمداً اس کا ارادہ کیا گیا ہو۔

انہی امور کے پیش نظر علماء و محدثین نے وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط ترتیب دئے تاکہ ان کی روشنی میں راویانِ حدیث کی مرویات کو پرکھا جاسکے اور ان کے بارے میں صحت یا ضعف کا حکم صادر کیا جاسکے، ان میں کئی قواعد روایت کرنے والے راوی سے تعلق رکھتے ہیں اور متعدد قواعد بذات خود روایت سے تعلق رکھتے ہیں۔

راوی سے متعلق قواعد کے سلسلے میں عموماً علماء و محدثین کسی بھی راوی کی عدالت و ضبط کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں، اس سلسلے میں علماء کا یہ اصول رہا ہے کہ وہ کسی بھی راوی کے افعال و تصرفات میں تامل کرتے، اس کی زندگی کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرتے اور اس کو دیگر راویانِ حدیث کے احوال و روایات کے ساتھ مقارنہ کرتے، جس کے نتیجے میں اس کے صدق و کذب کا ظہور ہوتا، اس سلسلے میں راوی کے ہر ہر عمل کے بارے میں الگ الگ سے معیارات مقرر کئے جائے اور ان کی روشنی میں اس راوی کی عدالت یا ضبط کے بارے میں فیصلہ صادر کیا جاتا، اس کے ساتھ ساتھ متعین راوی سے اس روایت کے بارے میں سوالات کئے جاتے تاکہ اس کا صدق و کذب واضح ہو، ان سوالات میں راوی کی تاریخ پیدائش و وفات، اس جگہ کی تعین جہاں روایت سنی ہوتی، اور جس شیخ سے روایت سنی ہو اس کی صفات کا بیان وغیرہ ایسے امور ہوتے تھے کہ جن کے معلوم ہوتے ہوئے کسی بھی راوی کے لئے یہ ممکن نہ ہوتا کہ احادیث نبویہ میں کسی قسم کا قول اپنی طرف سے داخل کر دے، اسی طرح باقاعدہ راوی کا امتحان بھی لیا جاتا جس کے ذریعے اس کی عدالت و ضبط کا اندازہ لگایا جاتا، اور جرح و تعدیل کے درجات میں اس کا درجہ متعین کیا جاتا، اس ضمن میں محدثین کی کتب میں تلقین اور مذاکرہ کی اصطلاحات بکثرت پائی جاتی ہیں، یہ اسی غرض کے لئے استعمال کی جاتی تھیں۔

اس کے ساتھ ساتھ اس راوی کی کتب و صحائف اور نسخہ جات کو بھی زیر بحث لایا جاتا اور اس کے نتیجے میں راوی کے ضبط کو پرکھتے ہوئے ہی معلوم کیا جاتا کہ وقت گزرنے کے ساتھ اس کی روایات میں کسی قسم کا تغیر و تبدل تو نہیں در آیا، اور اسی طرح اس راوی کی تمام مرویات کا احاطہ بھی کیا جاتا اور اس کے شیوخ کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جاتیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کیا اس راوی کی ان شیوخ سے ملاقات ممکن بھی تھی یا ان سے تدلیس کے ذریعے سے روایات کی گئی ہیں[3]۔

ان تمام امور کی روشنی میں عمومی طور سے کسی بھی باحث کے لئے فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ وہ کسی راوی کے بارے میں توثیق یا تجریح کا حکم صادر کر سکے، تاہم بسااوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی راوی بذات خود تو ثقہ ہوتا ہے لیکن کسی خاص شیخ، کسی خاص علاقہ یا کسی خاص جگہ پر روایت کرتے وقت اس کی روایات میں ضعف در آتا ہے، یا کوئی راوی بذات خود تو ضعیف ہوتا ہے لیکن کسی خاص شیخ، علاقہ یا خاص جگہ پر روایت کرتے وقت اسے وہ ضعف لاحق نہیں ہوتا[4]۔

ایسے راویوں کے بارے میں علماء جرح و تعدیل نے اپنی کتب میں الگ سے مستقل مباحث ذکر کی ہیں اور ان راویوں کی مکمل تفاصیل ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں توثیق و تضعیف کے احوال ذکر کئے ہیں، جن میں معمر بن راشد، اسماعیل بن عیاش، سعید بن ابی عروبہ، عطاء بن السائب اور حماد بن سلمہ قابل ذکر ہیں، انہی میں سے ایک راوی عبد اللہ بن لہیعہ بھی ہیں جن کے بارے میں علماء وجرح و تعدیل میں سے عبد الغنی بن سعید کا یہ قول مشہور ہے کہ "إذا روى العبادلة عن ابن لهيعة فهو صحيح، ابن المبارك، وابن وهب، والمقرئ"[5]، اسی بات کی طرف حافظ ابن حجر نے بھی اشارہ فرمایا ہے[6]۔

اس قول کی روشنی میں ہم دیگر علماء جرح و تعدیل کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے کچھ ائمہ الگ موقف و منہج اختیار کئے نظر آتے ہیں جن میں امام ابو حاتم سر فہرست ہیں، زیر نظر بحث میں اسی مسئلہ کی وضاحت کے لئے عبد اللہ بن لہیعہ کی ان روایات کا تنقیدی جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گی جو ان سے " العبادلة (عبد الله بن المبارك وعبد الله بن وهب وعبد الله بن يزيد المقرئ)" نے روایت کی ہیں اور امام عبد الرحمٰن بن ابی حاتم نے جب ان روایات کے بارے میں اپنے والد ابو حاتم سے پوچھا تو انہوں نے اس قول کی مکمل مخالفت کرتے ہوئے ان روایات کو غلط قرار دیا اگرچہ وہ روایات " العبادلة (عبد الله بن المبارك وعبد الله بن وهب وعبد الله بن يزيد المقرئ)" سے مروی تھیں۔

مقالہ میں اس بات کی تحقیق کی کوشش کی جائے گی کہ امام ابو حاتم نے جب ان مخصوص روایات کو ضعیف یا غلطی قرار دیا تو کیا ان کی موافقت کرنے والے کوئی امام محدث بھی ہیں یا انہوں نے اس بارے میں تفرد اختیار کیا ہے اور یہ بات بھی سامنے لانے کی کوشش کی جائے گی کہ امام ابو حاتم کا ان مخصوص روایات کو ضعیف قرار دینے کا سبب کیا ہے۔ واللہ المستعان

اس ضمن میں پہلی روایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی " أن رسول الله (ص) قال لمعاذ حين بعثه إلى اليمن: اتق دعوة المظلوم؛ فإنه ليس لها حجاب..." ہے، اس روایت کے بارے میں جب امام ابن ابی حاتم نے اپنے والد ابو حاتم سے پوچھا اور سند ذکر کی " حرملة عن ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن يحيى ابن محمد بن صيفي عن كريب عن ابن عباس"، تو انہوں نے اس کی سند کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ روایت عبد اللہ بن عباس سے بطریق " يحيى بن عبد الله بن صيفي عن أبي معبد عن ابن عباس عن النبي (ص) " مروی ہے[7]۔ اسی طریق کی تائید

کرتے ہوئے امام بخاری، امام مسلم ، امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اپنی اپنی کتب میں مذکورہ روایت اسی سند سے نقل کی ہے[8]، ان جلیل القدر ائمہ حدیث کے صنیع سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت کو مرجوح قرار دیتے ہیں اگرچہ ان سے روایت کرنے والے اس سند میں عبد اللہ بن وہب راوی ہیں جن کے بارے میں محدثین کا قول مقدمہ میں گزر چکا کہ عبد اللہ بن وہب کی عبد اللہ بن لہیعہ سے روایات صحیح ہیں لیکن اس کے باوجود امام ابو حاتم نے مذکورہ سند کو قابل اعتناء نہیں سمجھا اور صرف وہی نہیں بلکہ دیگر ائمہ بھی اس طریق کو مرجوح قرار دیتے پائے گئے ہیں، جیساکہ تفصیل سے ذکر ہو چکا۔

اگلی روایت جس میں باوجود عبادلہ ثلاثہ میں سے ایک راوی کے ہوتے ہوئے بھی عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت کو امام ابن ابی حاتم نے رد کی وہ عمر بن خطاب کی روایت " رأيت رسول الله (ص) عام الحديبية توضأ مرة مرة" ہے[9]، اس روایت کے بارے میں جب امام ابو حاتم سے پوچھا گیا اور ان کے سامنے سند" عن ابن وهب ، عن ابن لهيعة، عن الضحاك بن شرحبيل، عن زيد ابن أسلم، عن أبيه، عن عمر بن الخطاب " ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس سند میں غلطی ہے جب کہ صحیح سند یہ " زيد ، عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس، عن النبي" ہے[10]۔اسی طریق کی تصویب کرتے ہوئے امام بخاری اور امام ترمذی نے بھی اپنی کتب میں یہی سند نقل کی ہے جب کہ امام ترمذی نے حدیث ابن عباس کے بارے میں " أحسن شيء في هذا الباب وأصح "جیسے الفاظ استعمال کئے ہیں[11]، اور امام بخاری کا اپنی صحیح میں اس روایت کا نقل کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ طریق ان کے مطابق صحیح ترین ہے[12]۔انہی کی تائید امام عقیلی، امام ابن عدی اور امام دارقطنی نے بھی فرمائی ہے[13]۔

ان ائمہ و محدثین کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت کو مرجوح قرار دیا ہے اگرچہ ان سے روایت کرنے والے مذکورہ سند میں عبد اللہ بن وہب ہیں، لیکن ان کی روایت قابل اعتناء نہیں ہے۔

اسی طرح اگلی روایت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں "أن النبي ﷺ نهى عن أجر عسب الفحل "، اس روایت کی سند کچھ اس طریقے سے ذکر کرتے ہیں" عن حرملة عن ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب، عن ابن شهاب عن أنس "[14]۔

امام ابو حاتم سے جب اس سند کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس میں غلطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس روایت کا صحیح طریق یہ ہے کہ یہ انس رضی اللہ عنہ کا کلام مانا جائے یعنی اسے موقوف قرار دیا، اگرچہ اس سند کو نقل کرنے والے عبد اللہ بن لہیعہ سے عبد اللہ بن وہب ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس کی وثاقت کو قابل اعتناء نہیں ٹھہرایا اور مذکورہ سند جو کہ عبد اللہ بن وہب سے مروی تھی اسے مرجوح قرار دیا[15]۔

یہ امثلہ اس صورت میں تھیں جب عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن وہب راوی تھے، جو کہ عبادلہ ثلاثہ میں سے ایک راوی ہیں، اب دوسرے عبد اللہ کی روایت کو بطور مثال پیش کریں گے جو کہ عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ عبد اللہ بن یزید المقرئ ہیں، یہ بھی ان راویوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں علماء و محدثین یہ کہتے پائے

گئے کہ اگر یہ عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کریں تو ان کی روایت قابل اعتناء ہو گی، یہاں ہم ان کی روایت کا تجزیاتی مطالعہ کر کے اس بات کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کریں گے کہ کیا حقیقتاً عبد اللہ بن یزید المقریٔ کی عبد اللہ بن لہیعہ سے روایات قابل قبول ہیں اور امام ابو حاتم ان روایات کو درخوءِ اعتناء سمجھتے ہیں یا اس قول کی مخالفت کرتے پائے گئے ہیں، اسی طرح دیگر ائمہ کی بھی ان کے ساتھ موافقت کو دیکھنے کی کوشش کی جائے گی، اس سلسلے میں رافع بن خدیج کی روایت "عن النبي ﷺ : أنه قال: سيكون في أمتي قوم يكفرون بالله وبالقرآن وهم لا يشعرون ، قلت: يقولون: كيف يا رسول الله؟ قال: يقرون ببعض القرآن ، ويكفرون ببعض، قلت: يقولون ماذا يا رسول الله؟ قال: يقولون: الخير من الله والشر من إبليس۔۔۔" ہے، مذکورہ روایت عبد اللہ بن یزید المقریٔ نے عبد اللہ بن لہیعہ سے اس سند "عن ابن لهيعة ، عن عمرو بن شعيب، عن سعيد بن المسيب، عن رافع بن خديج، عن النبي ﷺ" کے ساتھ نقل کی ہے[16]، امام ابو حاتم سے جب اس سند کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے باوجود اس کے کہ اس میں عبد اللہ بن یزید المقریٔ نے عبد اللہ بن وہب سے روایت کیا ہے لیکن امام ابو حاتم نے ان کی سند کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اس پر وضع کا حکم لگایا اور اسے بالکل قابل اعتناء نہیں قرار دیا[17]۔ انہی کی تائید کرتے ہوئے امام عقیلی نے بھی اسے رد کیا[18]، اس مثال سے معلوم ہوا کہ اگرچہ عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کرنے والا راوی عبد اللہ بن یزید المقریٔ ہی کیوں نہ ہو ائمہ و محدثین ان کی روایت کو قبول نہیں فرماتے، واللہ اعلم۔

اگلی روایت جس میں عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن المبارک ہیں وہ عمر بن الخطاب کی" سمعت النبي ﷺ يقول: الشهداء أربعة: فمؤمن جيد الإيمان لقي العدو فصدق الله فقاتل حتى قتل، فذاك الذي يرفع إليه الناس أعينهم ..." روایت ہے، اس روایت کی سند امام ابن ابی حاتم کچھ اس طرح ذکر کرتے ہیں " أبو داود الطيالسي ، عن ابن المبارك، عن عبد الله بن عقبة الحضرمي، عن عطاء بن دينار الخولاني: أنه سمع فضالة بن عبيد الأنصاري: قال: سمعت عمر بن الخطاب "۔ یہاں عبد اللہ بن عقبہ سے مراد عبد اللہ بن لہیعہ بن عقبہ ہیں جن کو اس سند میں ان کے دادا کی طرف منسوب کر کے عبد اللہ بن عقبہ قرار دیا گیا ہے[19]، جب ابن ابی حاتم نے اپنے والد ابو حاتم سے اس سند کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے باوجود اس کے کہ سند میں عبد اللہ بن لہیعہ سے عبد اللہ بن المبارک روایت کرتے پائے گئے ہیں اور مقدمہ میں مذکور قاعدہ کے مطابق اگر دیکھا جائے تو یہاں عبد اللہ بن المبارک کی روایت کی بناء پر اس سند کو محدثین کے نزدیک قبولیت حاصل ہونا چاہئے تھی، لیکن امام ابو حاتم نے اس سند کو مرجوح قرار دیتے ہوئے اس روایت کی دوسری سند ذکر کی جو کہ کچھ اس طرح سے ہے" عن عطاء ابن دينار، عن أبي يزيد الخولاني: أنه سمع فضالة، عن عمر بن الخطاب، عن النبي ﷺ "، امام ابو حاتم کی تائید کرتے ہوئے دیگر ائمہ میں سے بھی محدثین نے اسی مؤخر الذکر سند کو صحیح قرار دیا جن میں علی بن المدینی، امام طیالسی، عبد بن حمید، امام ترمذی، امام بزار اور امام طبرانی شامل ہیں[20]۔ اس مثال سے ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت بہر صورت ضعیف ہوتی ہے اگرچہ ان سے روایت کرنے والے عبادلہ ثلاثہ میں سے کوئی بھی راوی کیوں نہ ہو۔

اگلی روایت جس میں عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن وہب کے ہوتے ہوئے بھی اس روایت کو قابل اعتناء نہیں ٹھہرایا گیا وہ عقبہ بن عامر الجہنی کی روایت ہے جس میں وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے

ہیں " لعن الله الذين يأتون النساء في محاشهن"۔ اس کی سند " عبد الصمد بن الفضل بن هلال الربعي ، عن ابن وهب ، عن ابن لهيعة، عن مشرح بن هاعان، عن عقبة بن عامر الجهني؛ قال: قال رسول الله ﷺ کے بارے میں امام ابو حاتم سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے مذکورہ سند کو منکر قرار دیا[21]، دیکھا جائے تو اس روایت کو عبد اللہ بن لہیعہ سے عبد اللہ بن وہب روایت کرتے ہیں اس کے باوجود اسے منکر قرار دیا گیا ہے جس سے اس بات کا بخوبی اظہار ہوتا ہے کہ محدثین کا ذکر کردہ قاعدہ قابل اعتناء نہیں ہے۔

نتائج بحث:

مذکورہ بالا امثلہ اور تحقیق اقوال سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ بسا اوقات متقدمین محدثین اسانید کے بارے میں کسی قسم کا قاعدہ کلیہ بیان کر دیتے ہیں لیکن یہ قاعدہ کلیہ ان کے پاس موجود ذخیرہ کتب کی بنیاد پر ہوتا ہے جب کہ اگر بعد کے ادوار میں دیگر کتب حدیثیہ پر مطلع ہوا جائے اور بیان کردہ قواعد کا تحلیلی جائزہ لیا جائے تو صورتحال کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ان قواعد کی حیثیت کس حد تک درست ہے، جیسا کہ اس تحقیقی بحث میں ہم نے محدثین کا مشہور و معروف قاعدہ کو پرکھا جس کے مطابق عبد اللہ بن لہیعہ کے بارے میں عبد الغنی بن سعید، امام ساجی اور عبد الرحمٰن بن مہدی کا یہ قول مشہور ہے کہ "**إذا روى العبادلة عن ابن لهيعة فهو صحيح، ابن المبارك، وابن وهب، والمقرئ**[22]"، کیونکہ ان تینوں کے بارے میں محدثین یہ کہتے پائے گئے ہیں کہ عبد اللہ بن لہیعہ سے یہ عبادلہ ثلاثہ ان کی کتب کے جلنے سے قبل روایت کرتے تھے تو اس بناء پر ان کی روایات کو قابل قبول سمجھا جاتا تھا، لیکن تحقیق اور مثالوں کے ذریعے ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ محدثین نے اس قاعدہ کو بالکل قابل اعتناء نہیں سمجھا خصوصاً امام ابو حاتم نے ایسی کوئی روایت بھی قابل قبول قرار نہیں دی جس میں عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت کرنے والے یہی عبادلہ ثلاثہ تھے جب تک اس روایت کو مکمل طور سے پرکھ نہ لیتے، اور مثالوں سے واضح ہوا کہ انہوں نے ایسی کسی روایت کی تصحیح نہیں کی بلکہ ان روایات کو بھی معلل قرار دیا، چاہے ان سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن وہب ہوں، ابن المبارک ہوں یا ابن یزید المقرئ ہوں۔

لہٰذا اس بحث کے تناظر میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ متقدمین کے بتائے گئے قواعد و ضوابط کو اسی طرح قبول کرنا بالکل بھی درست طریق نہیں رہتا بلکہ باحثین و محققین کو چاہئے کہ ان قواعد کا تحلیلی جائزہ لے کر ان کی اساس تک پہنچا جائے اور یہی تحلیلی و تجزیاتی تحقیق ہی کسی قاعدہ کے بارے میں بنیاد تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور ان قواعد کو جانچنا نہایت ضروری ہے کیونکہ انہی کے تناظر میں احادیث پر صحت و ضعف کا حکم لگتا ہے اور اسی صحت و ضعف کی ہی بنیاد پر فقہاء کے مابین فقہی احکام میں اختلاف کا وقوع ہوتا ہے، لہٰذا ان قواعد کی تحلیل و تحقیق نہایت ضروری ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] المائدۃ: ۳

Al-Mā,dat, Verse:03

[2] الجاثیۃ: ۱۸

Al-Jāthiyat, Verse:18

3 اللاحم، ابراہیم بن عبداللہ، الجرح والتعدیل مکتبہ رشد، ط ا، ۱۴۲۴ھ-ص: ۴۵۔

Shykh Ibrāhīm bin 'bd Allāh, Al-Jarḥ wa al-ta'dīl, p:45

4 زین الدین، عبد الرحمن بن أحمد، شرح علل الترمذی، تحقیق د۔ ہمام عبد الرحیم سعید، مکتبہ منار – أردن ، ط: ا، ۱۴۰۷ ھ، ج: ۲، ص: ۷۸۱، /الجدیع، عبداللہ بن یوسف، تحریر علوم الحدیث، مؤسسۃ الریان، ط ا، ۲۰۰۴م، ج: ۳، ص: ۸۴

Zyn al-Dīn, 'bad al-Raḥmān bin Aḥmad, Sharḥ 'lal al-Tirmidhī,(Maktabat Manār, Eurdun,1407ah),Vol:2,p:781 / Al-Jadī', 'bdullāh bin Yoūsaf, Tahrīr 'lūm al-Ḥadīth (Mū,assiat al-Rayyān, Beriūt, 1st Edition, 2004ac), Vol:33,p:84

5 ابن حجر العسقلانی، أحمد بن علی، تہذیب التہذیب، ج: ۵، ص: ۳۷۸

Ibn-e-ḥajar al-'sqalānī, Aḥmad bin 'lī, Tahdhīb al-Tahdhīb, Vol:5,p:378

6 ابن حجر العسقلانی، أحمد بن علی، تقریب التہذیب، تحقیق: محمد عوامہ، دار الرشید–سوریا –ط: ا، ۱۴۰۶ ھ، ص: ۳۱۹

Ibn-e-ḥajar al-'sqalānī, Aḥmad bin 'lī, Taqrīb al-Tahdhīb,(Dār al-Rashīd, Seria, 1st editon,1406ah), p:319

7 ابن أبی حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد، العلل لابن أبی حاتم، تحقیق: فریق من الباحثین بإشراف وعنایہ د. سعد بن عبداللہ الحمید ود. خالد بن عبد الرحمن الجریسی، مطابع حمیضی، ط: ا، ۱۴۲۷ ھ-، ج: ۲، ص: ۶۰۷

Ibn-e-Abī Ḥātim, Abū Muḥammad 'bd al-Raḥmān bin Muḥammad, Al-'lal le-ibn-e-Abī ḥātim, (Maṭāb' ḥamīḍī, 1st edition, 1427ah), Vol:02,p:607

8 أبو عبد اللہ البخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح بخاری، تحقیق محمد زہیر، ط: ا، ۱۴۲۲ھ، دار طوق النجاۃ، حدیث نمبر ۱۳۹۵/ نیسابوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحیاء التراث العربی بیروت، ط: ا، ۱۳۷۵ھ- حدیث نمبر ۱۹/ترمذی أبو عیسی، محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، سنن الترمذی، تحقیق وتعلیق: أحمد محمد شاکر ومحمد فؤاد عبد الباقی، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی –مصر، ط: ۲، ۱۳۹۵ھ- حدیث نمبر ۲۰۱۴/ أبو داود السجستانی، سلیمان بن الأشعث، سنن أبی داود بإشراف فضیلہ الشیخ صالح بن عبد العزیز، دار السلام للنشر و التوزیع الریاض، ط: ا، ۱۴۲۰ھ- حدیث نمبر: ۱۵۸۴

Abū 'bd Allāh al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, (Dār Ṭawq al-Najāt), Ḥadīth # 1395 / Nīsābūrī, Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Dār Iḥyā, al-Turāth Al-'arabiyyat, Beriūt, 1st edition, 1375ah), Ḥadīth # 19 / Tirmidhī Abū 'īsā, Muḥammad bin 'īsā, Sunan al-Tirmidhī, (Maktabat Muṣṭafā al-Bābī al-ḥalbī, Egypt, 2nd edition, 1395ah), Ḥadīth #2014 / Abū Dāwūd al-Sajstānī, Sulymān bin al-Ash'th, Sunan Abī Dāwūd, (Dār al-Salām le-al-Nashr wa Tawzī', Riyāḍ, 1st edition, 1420ah), Ḥadīth #1584

9 أبو عبد اللہ الشیبانی، أحمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، تحقیق شعیب الأرنؤوط-عادل مرشد، وآخرون - إشراف: د عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی، ط: ا، ۱۴۲۱ ھ-، مؤسسہ رسالہ حدیث نمبر ۱۴۹/ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۴۱۲ / أبو بکر البزار، أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد، مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، تحقیق: محفوظ الرحمن زین اللہ، وعادل بن سعد وصبری عبد الخالق الشافعی، مکتبہ العلوم والحکم –المدینہ المنورۃ، ط: ا، ۲۰۰۹م حدیث نمبر ۲۹۲

Abū 'bd-Allāh, Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Imām Aḥmad, (Mū,assiat al-Risālat, Beriūt), Ḥadīth # 149/ Ibn-e-Mājat, Sunan Ibn-e-Mājat, Ḥadīth #412 / Abū Bakar Al-Bazzār, Aḥmad bin 'mrw bin 'bd al-Khāliq bin Khallād, Musnad al-Bazzār,(Maktabat al-'lūm wa al-ḥikam,

Madīnat al-Munawwirat, 1st Edition, 2009ac), Ḥadīth # 292

10 علل الحدیث لابن إبی حاتم ، ج: ۱، ص: ۵۰۴

'lal al-Ḥadīth le-ibn-e-Abī Ḥātim, Vol:01,p:504

11 ترمذی، حدیث نمبر: ۴۲

Tirmidhī, Ḥadīth #42

12 بخاری، حدیث نمبر: ۱۵۷

Bukhārī, Ḥadīth # 157

13 عقیلی، أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسی، کتاب الضعفاء الکبیر، تحقیق عبد المعطي أمین قلعجي، دار الکتب العلمیة ۲۰۱۴م-، ج: ۲، ص: ۲۶۳/ ابن عدی، عبد الله بن عدي الجرجاني أبو أحمد ، الکامل في ضعفاء الرجال، ج: ۴، ص: ۲۴۷ /الدار قطني، أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد، العلل الواردة فی الأحادیث النبویہ، تحقیق و تخریج: محفوظ الرحمن زین الله السلفی دار طیبہ —الریاض، ط: ۱ ۱۴۰۵ ھ-، ج: ۲، ص: ۱۴۴

'qailī, Abū Ja'far Muḥammd bin 'mra, Kitāb al-Ḍu'fā' al-Kabīr, (Dār al-Kutab al-'lmiyyat, Beriūt, 2014ac), Vol:02,p:263 / Ibn-e-'dī, 'bd Allāh bin 'dī, Al-Kāmil fī al-Ḍu'fā, al- Rijāl, Vol:04,p:247 / Al-Dār Quṭnī, Abū al-Ḥasan 'lī bin 'mar, Al-'lal al-Wāridat fī al-Aḥādīth al-Nabwiyyatm (Dār Ṭaybat, Riyāḍ, 1st edition, 1405ah), Vol:02,p:144

14 علل الحدیث لابن إبی حاتم ، ج: ۳، ص: ۶۲۱

'lal al-Ḥadīth le-ibn-e-Abī Ḥātim, Vol:03,p:621

15 مسند احمد، حدیث نمبر: ۱۲۴۷۷/مسند أبی یعلیٰ، حدیث نمبر: ۳۵۹۲

Musnad Aḥmad, Ḥadīth # 12477 / Musnad Abī Ya'lā, Ḥadīth # 3592

16 طبرانی، سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمي الشامي، أبو القاسم، المعجم الکبیر، مکتبة ابن تیمیة ، ۲۰۰۸م-حدیث نمبر: ۴۲۷۰، ۴۲۷۱، /امام عقیلی، الضعفاء، ج: ۳، ص: ۳۵۸

Ṭibrānī, Sulymā bin Aḥmad , Al-Mu'jam al-Kabīr, (Maktabat Ibn-e- Taymiyat, 2008ac), Ḥadīth # 4270-4271 / Imām 'oqailī, Al-Ḍu'afā,, Vol:03,p:358

17 علل الحدیث لابن إبی حاتم ، ج: ۶، ص: ۶۱۶

'lal al-Ḥadīth le-ibn-e-Abī Ḥātim, Vol:06,p:616

18 امام عقیلی، الضعفاء، ج: ۳، ص: ۳۵۸

Imām 'oqailī, Al-Ḍu'afā,, Vol:03,p:358

19 علل الحدیث لابن إبی حاتم ، ج: ۳، ص: ۴۸۳

'lal al-Ḥadīth le-ibn-e-Abī Ḥātim, Vol:03,p:483

20 امام احمد ، مسند احمد، حدیث نمبر: ۱۴۶، ۱۵۰/ سنن ترمذی ، حدیث نمبر : ۱۶۴۴/ مسند بزار ، حدیث نمبر : ۲۴۶ /امام طبرانی ، المعجم الأوسط، حدیث نمبر: ۳۶۱

Imām Aḥmad, Musnad Aḥmad, Ḥadīth # 146-150 / Sunan Tirmdhī, Ḥadīth # 1644 / Musnad Bazzar, Ḥadīth # 246 / Imām Ṭibrānī, al-Mu'jam al-Awsaṭ, Ḥadīth # 361

21 علل الحدیث لابن إبی حاتم ، ج: ۴، ص: ۳۲

'lal al-Ḥadīth le-ibn-e-Abī Ḥātim, Vol:04,p:32

22 تہذیب التہذیب، ج: ۵، ص: ۳۷۸

Tahdhīb al-Tahdhīb, Vol:05,p:378